احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

سوموار 6 دسمبر 1999ء- 27 شعبان 1420 ہجری- 6 فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 276

قرآن کی سب سے بڑی سورۃ

حضرت رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا-
کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں جب ہم باہر نکلنے لگے تو آپ نے فرمایا یہ سورۃ فاتحہ ہے- یہ سبع مثانی ہے اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے-
(صحیح بخاری کتاب الفضائل باب فضل فاتحہ الکتاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تمام محامد کاملہ باری تعالیٰ کو بیان کرتا ہے- اور اس کی ذات کے لئے جو کمال تام حاصل ہے اس کو بوضاحت بیان فرماتا ہے- سو یہ مقصد الحمدللہ میں بطور اجمال آگیا- کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تمام محامد کاملہ اللہ کے لئے ثابت ہیں جو مستجمع جمیع کمالات اور مستحق جمیع عبادات ہے-

دوسرا مقصد قرآن شریف کا یہ ہے کہ وہ خدا کا صانع کامل ہونا اور خالق العالمین ہونا ظاہر کرتا ہے اور عالم کے ابتداء کا حال بیان فرماتا ہے اور جو دائرہ عالم میں داخل ہو چکا اس کو مخلوق ٹھہراتا ہے- اور ان امور کے جو لوگ مخالف ہیں ان کا کذب ثابت کرتا ہے- سو یہ مقصد رب العالمین میں بطور اجمال آگیا-

تیسرا مقصد قرآن شریف کا خدا کا فیضان بلا استحقاق ثابت کرنا اور اس کی رحمت عامہ کا بیان کرنا ہے- سو یہ مقصد لفظ رحمٰن میں بطور اجمال آگیا-

چوتھا مقصد قرآن شریف کا خدا کا وہ فیضان ثابت کرنا ہے جو محنت اور کوشش پر مترتب ہوتا ہے- سو یہ مقصد لفظ رحیم میں آگیا-

پانچواں مقصد قرآن شریف کا عالم معاد کی حقیقت بیان کرنا ہے- سو یہ مقصد مالک یوم الدین میں آگیا-

چھٹا مقصد قرآن شریف کا اخلاص اور عبودیت اور تزکیہ نفس عن غیراللہ اور علاج امراض روحانی اور اصلاح اخلاق ردیہ اور توحید فی العبادت کا بیان کرنا ہے- سو یہ مقصد ایاک نعبد میں بطور اجمال آگیا-

ساتواں مقصد قرآن شریف کا ہر ایک کام میں فاعل حقیقی خدا کو ٹھہرانا اور تمام توفیق اور لطف اور نصرت اور ثبات علی الطاعت اور عصمت عن العصیان اور حصول جمیع اسباب خیر اور صلاحیت دنیا و دین اسی طرف سے قرار دینا اور ان تمام امور میں اسی سے مدد چاہنے کے لئے تاکید کرنا ہے- سو یہ مقصد ایاک نستعین میں بطور اجمال آ گیا-

آٹھواں مقصد قرآن شریف کا صراط مستقیم کے دقائق کو بیان کرتا ہے اور پھر اس کی طلب کے لئے تاکید کرنا کہ دعا اور تضرع سے اس کو طلب کریں- سو یہ مقصد اھدنا الصراط...... میں بطور اجمال کے آگیا-

نواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا طریق و خلق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا انعام و فضل ہوا تا طالبین حق کے دل جمیعت پکڑیں- سو یہ مقصد صراط الذین انعمت علیھم میں آگیا-

دسواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا خلق و طریق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا غضب ہوا یا جو راستہ بھول کر انواع و اقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے- تا حق کے طالب ان کی راہوں سے ڈریں- سو یہ مقصد غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں بطور اجمال آگیا ہے-

یہ مقاصد عشرہ ہیں جو قرآن شریف میں مندرج ہیں جو تمام صداقتوں کا اصل الاصول ہیں- سو یہ تمام مقاصد سورۃ فاتحہ میں بطور اجمال آگئے- (براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد نمبر1 ص 581- 585 حاشیہ نمبر11)

نماز جنازہ غائب

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 2- دسمبر 99ء کو بعد نماز ظہر و عصر بیت الفضل لندن کے احاطہ میں مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی-

1- مکرم چوہدری محمد عظیم باجوہ صاحب ولد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ آف کراچی- 25- نومبر 1999ء کو بعمر 9 سال وفات پا گئے- بہت مخلص اور غیر معمولی بہادر بزرگ تھے، موصی تھے اور پیدائشی احمدی تھے- آپ کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا شرف حاصل ہوا- آپ کی تدفین قطعہ رفقاء نمبر9 ربوہ میں ہوئی ہے-

2- مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے یکم دسمبر 99ء کو فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئے- آپ کی عمر 81 سال تھی- آپ دل کے عارضے میں مبتلا تھے- آپ بھی بہت نڈر اور دینی غیرت رکھنے والے انسان تھے-

1944ء میں جلسہ مصلح موعود دہلی کے انتظامات میں نمایاں حصہ لیا- پارٹیشن سے پہلے آپ نے حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر دہلی جماعت میں خدمات انجام دیں اور خصوصاً پارٹیشن کے ایام میں آپ کو بعض اہم اور غیر معمولی خدمات بجالانے کا موقعہ ملا-

آپ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے داماد تھے- آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی صاحبزادی امتہ الحسیب بیگم صاحبہ (جو بیگم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ہیں) اور دو بیٹے عطا فرمائے، بڑے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب طارق امیر ضلع جہلم اور دوسرے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے داماد ہیں-

3- مکرم امتیاز احمد صاحب باجوہ لاہور ولد چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ (مرحوم) آپ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ کے بہنوئی تھے- مخلص خاندان سے تعلق ہے- لاہور میں بحیثیت آڈیٹر انصاراللہ

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 82

ریکارڈشدہ :- 13- فروری 1999ء
نشر :- 15- فروری 1999ء

حضور کا کلام

ایک عزیزہ نے حضور ایدہ اللہ کا درج ذیل کلام ترنم سے سنایا۔ حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا:۔

بہار آئی ہے۔ دل وقف یار کر دیکھو
خرد کو نذر جنون بہار کر دیکھو
غضب کیا ہے جو کانٹوں سے پیار کر دیکھا
اب آؤ پھولوں کو بھی ہمکنار کر دیکھو
جو کر سکے تھے کیا۔ غیر ہمیں بنا نہ سکے
ہم اب بھی اپنے ہیں۔ اپنا شمار کر دیکھو
بس اب نہ دور رکھو اپنے دل سے اہل وطن
ہے تم سے پیار ہمیں۔ اعتبار کر دیکھو
ہمیں کبھی تو تم اپنی نگاہ سے دیکھو
تعصبات کی عینک اتار کر دیکھو
لگا رکھی ہیں جو چہروں پہ مولوی آنکھیں
نظر کی برچھی ان آنکھوں سے پار کر دیکھو
نحوستوں کا بھگندر ہے پیر تسمہ پا
کسی دن اس کو گلے سے اتار کر دیکھو
نقاب اوڑھ رکھا ہے جو مولویت کا
اتار پھینکو اسے تار تار کر دیکھو
تمہارا چہرہ برا تو نہیں۔ نہا دھو کر
کبھی تو حسن شرافت نکھار کر دیکھو
مسیح اترا ہے عندالمنارة البیضاءؑ
اٹھو۔ کہ جائے ادب ہے۔ سنوار کر دیکھو
لگاؤ سیڑھی اتارو دلوں کے آنگن میں
نثار جاؤ۔ نظر وار وار کر دیکھو
جو اس کے ساتھ اسی کی دعا سے اترا ہے
یہ مائدہ ہے ڈشوں میں اتار کر دیکھو
بلا رہی ہیں تمہیں پیار کی کھلی بانہیں
چلے بھی آؤ نا۔ للہ پیار کر دیکھو
محبتوں کے سمندر سے دوریاں کیسی
لپٹ کے موجوں سے بوس و کنار کر دیکھو

فرمایا:۔

جب تک کسی کو پتہ نہ ہو کہ مضمون کیا ہے وہ دل ڈال کے سنا نہیں سکتا۔ بہت اچھی آواز ہے مگر اس سے پہلے اس نے کوئی گانا اتنا اچھا نہیں سنایا جتنا یہ سنایا اس کا مطلب ہے اس کے اندر استطاعت ہے۔ آج یہ سمجھ آگئی ہے کہ اگر اس کو ٹرینڈ اچھا کیا جائے تو بہت اونچا اٹھ سکتی ہے۔ ماشاء اللہ۔

مائدہ

حضور ایدہ اللہ نے سلسلہ کلام آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا:۔

حضرت مسیح سے آپ کے حواریوں نے درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے آسمان سے مائدہ اتار۔ مائدہ کہتے ہیں کھانوں کا دسترخوان۔ مطلب یہ تھا کہ کھانے کی کوئی چیز ہمارے لئے آسمان سے اتارو۔ ہمارے جو اول ہیں یعنی آجکل کے ان کی بھی عید ہو جائے اور جو بعد میں آنے والے ہیں ان کی بھی عید ہو جائے۔

جہاں تک حضرت مسیح کے حواریوں کا تعلق ہے ان کو روٹی تو اللہ دیتا رہا مگر ایسی نہیں تھی کہ بڑی نمایاں عید ہو گئی۔ لیکن وہ دعا بعد والوں کے لئے قبول ہو گئی۔

لیکن ساتھ ہی یہ غور کی بات ہے کہ وہ تو کھانا مانگ رہے ہوں گے مگر حضرت مسیح آسمانی غذا چاہتے تھے۔

اول کے لئے بھی عید ہو جائے بعد والوں کے لئے بھی عید ہو جائے یہ مطلب تھا اس کا۔ ان کی دعا تو بظاہر ظاہری کھانے کی تھی۔ لیکن اللہ جو قبول کرتا ہے تو بہت اچھے رنگ میں قبول کرتا ہے۔ تو واقعی حضرت مسیح کی پیاری باتوں سے اگر کوئی سمجھے اور آج بھی دیکھے تو ان کی تو عید ہو گئی۔ ایسی پیاری پیاری باتیں کیں کہ ان کے اولین کی بھی عید ہو گئی۔

فرمایا:۔

اور جب دوبارہ مسیح آئیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مسیح۔ پھر تو عیدیں ہی عیدیں ہو گئیں۔

اب دیکھو کتنا خدا نے عجیب توارد پیدا کیا ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعے حضرت مسیح موعود کا جو کلام اترتا ہے وہ ڈشوں میں اترتا ہے۔ وہ مائدہ ڈشوں میں اترتا ہے اور پھر ڈشوں میں تقسیم ہوتا ہے سب جگہ۔

فرمایا:۔ ایک اور مائدہ بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا دسترخوان سب دنیا میں بچھ گیا ہے۔ ہر جلسے پر کسی مہمان سے ایک پیسہ بھی نہیں لیا جاتا۔ ہر سال ایک کروڑ آدمی کم سے کم حضرت مسیح موعود کے دسترخوان سے کھاتے ہیں تو دعا ظاہری طور پر بھی سو فیصد پوری اور روحانی لحاظ سے بھی سو فیصد پوری یہ شعر تھا جب تک نہ سمجھاؤں آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔

یہ مائدہ ہے ڈشوں میں اتار کر دیکھو

اٹھو کہ جائے ادب ہے سنوار کر دیکھو

فرمایا:۔ سنوار کر دیکھو کا یہ مطلب ہے یہ محاورہ ہے کہ عزت اور احترام کے ساتھ دیکھو اپنی نظر سنوارو اور جیسا کہ دیکھنے کا حق ہے اس طرح دیکھو آج مجھے بڑا مزہ آیا میں بڑی دیر سے اس نظم کو بھولا ہوا تھا بچی کو مخاطب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

تم نے بہت پیاری پڑھی ہے جزاکم اللہ حضور انور نے فرمایا اس کو انعام ملنا چاہئے محمد ہادی صاحب بنگالی نے فوراً اپنی طرف سے ایک انعام پیش کر دیا۔ حضور انور نے وہ انعام بچی کو عطا فرما دیا اور فرمایا میری طرف سے بھی انعام ملے گا۔

دعا کی تحریک

فضل ڈوگر صاحب کے بھتیجے صدیق ڈوگر صاحب کے بیٹے کو ازراہ شفقت حضور انور نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا:۔

اس کو میں اس لئے کھڑا کروا رہا ہوں کہ اس بیچارے کے لئے دعا کی تحریک کر دوں۔ یہ ہمارے ساتھ رمضان میں سیر پہ ایک دفعہ چھٹی لے کے گیا تھا اس زمانے میں ہمیں شوق تھا مقابلہ کرنے کا کہ کون تیز چلتا ہے اس بیچارے نے بھی بڑا زور مارا اتنا زور مارا کہ ایک ٹانگ کو بھی نقصان پہنچ گیا۔ بیماری کوئی دبی ہوئی تھی۔ وہ تیز چلنے کی وجہ سے ابھر آئی۔

اب صدیق صاحب بتا رہے تھے کہ ڈاکٹروں نے کافی فکر ڈال دی ہے۔ کہ ہڈی میں توازن ٹھیک نہیں رہا اس کا میں نے علاج تو شروع کر دیا ہے۔ لیکن آپ سب اس کے لئے دعا کریں۔ سب دعا کریں گے تو ٹھیک ہو جائے گا۔

فرمایا:۔ ڈاکٹر حمید احمد صاحب کی ہارٹلے پول سے اچھی خبر آئی ہے۔ اللہ فضل کرے آپ سب کو سلام کہا ہے اور دعا کی درخواست کی ہے۔

نیز فرمایا:۔ ہمارے شجاع صاحب وہ وارڈ میں آگئے ہیں۔ ان کی رپورٹ بہت اچھی ہے۔ بہت خطرناک آپریشن تھا خدا نے بہت فضل کیا۔ ہم تو دعا کر سکتے ہیں اور دعا میں دوا سے زیادہ شفاء ہے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی تلاوت

لوگ کہتے تھے جنہوں نے ان کی تلاوت سنی ہوئی ہے کہ جیسے پرندے بھی مسحور ہو جائیں ایک واقعہ اس کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود جب ایک مقدمے کے سلسلے میں پٹھانکوٹ گئے ہوئے تھے۔

ڈپٹی کمشنر کا نام تھا ڈوئی۔ جب وہاں حضرت مسیح موعود نے کھلے میدان میں نماز پڑھی۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے تلاوت کی۔ وہ اپنے خیمے سے باہر نکل کر دیکھتا رہا اس نے واپس جا کے تحصیلدار کو وہاں بھیجا اور کہا کہ ان سے درخواست کرو کہ کیا میں وہاں قریب بیٹھ کے سن سکتا ہوں۔ اور اس نے کہا میں نے ساری زندگی میں کوئی اتنا اثر کرنے والا کلام اور اتنی اثر کرنے والی آواز میں نے کبھی نہیں سنی۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ آئیں ہمارے پاس بیٹھیں نماز کے وقت ان کی کرسی لگوا دی۔ اور وہ بالکل بے اختیار جھومتا رہا اور کہنے لگا کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے دنیا میں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

مجھے یہ روایت پڑھ کے خیال آیا اس لئے میں نے یہاں بھی پڑھی ہے کہ اس کے خاندان کا پتہ کرنا چاہئے۔ پہلے جو انگریز خاندان جن کا ذکر حضرت مسیح موعود کے حوالوں میں گزرا ہے۔ ان کو میں نے معلوم کر لیا تھا ان کی اولاد کون ہے اور کہاں رہتی ہے اور رابطہ ہوا۔ اور وہ بہت خوش ہوئے تھے۔

ہو سکتا ہے ان میں ایسے اچھے لوگ ہوں جن سے رابطہ کرنے سے اللہ کے فضل سے ان کو ہدایت نصیب ہو جائے۔ ہو سکتا ہے نا۔ انشاء اللہ ہادی علی کے سپرد کرتے ہیں۔

مثنوی رومی

مثنوی رومی کی دو روایتیں جرمنی سے کسی نے بھیجی ہیں۔ مجھے تعجب ہوا ہے کہ روایتیں تو اچھی بھیجی ہیں مگر مثنوی رومی میں بعض باتیں ایسی بھی ہیں کہ عورتیں ان کو کیسے پڑھ سکتی ہیں۔ میں نے جب پڑھی تھیں تو پسینے آگئے تھے۔ اس میں تو شک نہیں اس کی حکمت اور ہے۔ لیکن واقعات ایسے خطرناک ہوتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک غیر احمدی جو وہاں کے سیاسی آدمی اور کافی مشہور ہیں وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مولانا روم کی کتاب پکڑی ہوئی تھی کہ لو جی اتنا شور سنتے تھے اور باتیں اس میں ایسی خطرناک ہیں۔

مگر حقیقت میں وہ ان کی بات سمجھا نہیں تھا۔ مولانا روم بزرگ صوفی تھے۔ ان کا بیان کرنے کا انداز ایسا ہے کہ بجائے اس کے کہ کسی کے دل میں شوق پیدا ہو۔ شدید نفرت ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی پھر میں نے اس کو سمجھایا کہ پڑھنے کے بعد تمہارے دل میں اس چیز کے لئے نفرت پیدا ہوئی ہے کہ نہیں اس نے کہا نفرت تو پیدا ہوئی تھی۔

بظاہر گندی روایت ہے مگر نتیجہ اچھا ہے کچھ کچھ اچھی روایتیں ہیں مثنوی دنیا بھر میں مشہور ہے۔ صوفیا کی دنیا میں اس کا بہت بڑا مقام ہے۔

حکایات رومی

مثنوی رومی کی دو روایتیں جو کسی نے جرمنی سے بھجوائی تھیں حضور نے پیش فرمائیں۔

ایک شخص نے بہت اچھا مکان بنوایا اور ایک بزرگ کو درخواست کی کہ آپ آئیں اور برکت بخشیں۔ وہ جب اس کے مکان پر پہنچے دیکھا تو بہت عالی شان مکان تھا۔ اس بزرگ نے ایک روشن دان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا یہ کس لئے رکھا ہے اس شخص نے جواب دیا تازہ ہوا کے لئے بزرگ نے کہا اگر اذان کی نیت کر لی جاتی تو برکت خود بخود پڑ جاتی۔ میرے یہاں آنے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔

ایک متکبر عالم کشتی میں سفر کر رہا تھا اس نے ملاح سے پوچھا تمہیں کچھ علم حاصل ہے کہ نہیں کوئی گرائمر وغیرہ آتی ہے کہ نہیں۔ ملاح نے جواب دیا کہ میں تو بالکل ان پڑھ ہوں گرائمر وغیرہ کا تو مجھے کچھ پتہ نہیں۔ متکبر عالم کہنے لگا پھر تو تم نے اپنی آدھی زندگی ضائع کر دی۔ ابھی وہ یہ بات کہہ ہی رہا تھا کہ طوفان آگیا۔ ملاح نے پوچھا مولانا تیرنا آتا ہے یا نہیں۔ عالم نے جواب دیا بالکل نہیں۔ ملاح نے کہا میں نے تو تمہارے کہنے کے مطابق آدھی زندگی ضائع کی تم نے ساری زندگی برباد کر دی کیونکہ میں تو تیر کر جاتا ہوں تم یہاں رہو۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے (حضرت مسیح موعود)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

جن کی شہادت پر آنحضرتؐ نے ان کے بیٹے جابرؓ سے فرمایا: "......اللہ تعالیٰ کسی سے گفتگو کرتا ھے تو ھمیشہ پس پردہ گفتگو کرتا ھے لیکن تمھارے والد کو اللہ نے زندہ کیا اور ان سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا اے میرے بندے مجھ سے جو کچھ مانگنا ھے مانگ۔"

غلام مصباح بلوچ صاحب

نام و نسب

نام عبداللہ۔ پورا سلسلہ نسب اس طرح سے ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمۃ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردۃ۔ آپ کی کنیت ابوجابر تھی جو آپ کے بیٹے اور مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہؓ کے نام پر تھی۔ آپ انصار میں سے تھے اور قبیلہ خزرج کی شاخ بنوسلمہ سے تعلق رکھتے تھے اور قبیلہ بنوسلمہ میں نہایت ممتاز شخصیت تھے۔

(اسد الغابۃ المجلد الثالث ص241 حالات عبداللہ بن عمروؓ)

قبول اسلام

13 نبوی میں جب اوس اور خزرج قبیلہ کے لوگ حج کی غرض سے مکہ میں آرہے تھے تو ان میں بیعت عقبہ اولیٰ والے اصحاب بھی شامل تھے اور وہ بھی تھے جنہوں نے حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر بیعت کرکے اسلام قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ جب یہ قافلہ آرہا تھا تو راستہ میں ان خفیہ مسلمانوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا کہ ہم لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں اور اب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر پھر بیعت کریں گے، آپ ہمارے سردار اور ہم میں نہایت معزز آدمی ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ بھی ہمارا ساتھ دیجئیے اور قدیم مذہب کو ترک کر دیں کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ جیسا ذی مرتبت شخص جہنم کا ایندھن بنے حضرت عبداللہ بن عمروؓ پر ان باتوں کا بہت اثر پڑا اور صدق دل سے اسلام لانے پر آمادہ ہو گئے اور بیعت عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا فخر حاصل کیا۔ آنحضرتؐ نے آپ کو بنوسلمہ کا نقیب مقرر فرمایا۔ حضرت براء بن معرورؓ بھی اسی قبیلہ کے نقیب بنائے گئے تھے۔

غزوات میں شمولیت

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو بیعت عقبہ ثانیہ میں شرکت کرنے کے علاوہ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شمولیت کی سعادت حاصل تھی۔ غزوہ بدر میں شرکت کے متعلق تاریخ خاموش ہے۔

جنگ احد کا وقت آیا تو ایک رات حضرت جابرؓ کو بلایا اور کہا کہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس غزوہ میں سب سے پہلے میں شہید ہوں گا۔ میرے نزدیک رسول اللہؐ کے بعد سب سے زیادہ تم عزیز ہو...... میرے بعد اپنی بہنوں سے اچھا برتاؤ کرنا اور میرے اوپر جو قرض ہے اس کو ادا کر دینا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب هل یخرج المیت من القبر واللحد لعلة)

جنگ احد میں جب مسلمین و کفار ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئے تو نہایت جرات کے ساتھ لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ صحابہ میں سب سے پہلے وہی شہید ہوئے۔ آپ کو اسامہ بن اعور بن عبید نے قتل کیا۔ قتل کرنے کے بعد کفار نے وحشیانہ رسم کے تحت آپ کی نعش کا مثلہ بھی کیا۔

جنگ ختم ہونے کے بعد جب شہداء کی تدفین کی جانے لگی تو حضرت عبداللہؓ کی میت کپڑے میں لپیٹ کر آنحضرتؐ کے سامنے لائی گئی۔ کفار نے نعش کا مثلہ کیا ہوا تھا جب حضرت جابر بن عبداللہؓ آپ کا چہرہ دیکھنے کے لئے کپڑا ہٹانے لگتے تو آپ کی قوم حضرت جابرؓ کو منع کر دیتی۔ یہ دیکھ کر آنحضرتؐ نے نعش سے کپڑا ہٹانے کا حکم دیا۔ جب نعش کو تدفین کے لئے لے جایا جانے لگا تو حضرت عبداللہؓ کی بہن نے چیخ ماری اور رونا شروع کیا تب آنحضرتؐ نے فرمایا تم رو یا نہ رو جب تک جنازہ رکھا رہا فرشتے اس پر پروں سے سایہ کیے ہوئے تھے۔

(بخاری کتاب الجنائز)

شہداء احد کو دو دو آدمی ساتھ کرکے دفن کیا گیا تھا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد یعنی حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور میرے چچا کو اکٹھا دفن کیا گیا تھا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب من لم یر غسل الشہداء)

محققین کا کہنا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے قرابت کی وجہ سے مجازی طور پر اپنے والد کے ساتھ مدفون شخص کو چچا کہا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے والد کے ساتھ عمرو بن جموح کو دفن کیا گیا تھا جو حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے بہنوئی تھے۔

سیرۃ ابن ہشام الجزء الثالث غزوہ احد ذکر من استشهد باحد)

حضرت عبداللہؓ اور حضرت عمرو بن جموحؓ کو اکٹھا دفن کرنے کا حکم آنحضرتؐ نے دیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان دونوں کو اکٹھا دفن کردو کیونکہ یہ دنیا میں بھی اچھے دوست تھے۔

(اسد الغابتہ تذکرہ عبداللہ بن عمرو بن حرام)

تدفین کے چھیالیس برس بعد ایک سیلاب کی وجہ سے ان کی قبر اکھڑ گئی چنانچہ لاشوں کو وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفنانے کا انتظام کیا جانے لگا جب لاشیں نکالی گئیں تو ان کی نعشیں ویسے ہی تھیں جیسا کہ شہادت والے دن تھیں اور ایسا لگتا تھا کہ گویا ابھی کل ہی وفات ہوئی ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب الجهاد باب الدفن فی قبر واحد من ضرورة.....)

قرض کی ادائیگی

حضرت عبداللہؓ بن عمرو پر قرض بہت زیادہ تھا، آپ نے شہادت سے پہلے حضرت جابرؓ کو وصیت کی کہ میرے بعد میرا قرض اتار دینا۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب حضرت جابرؓ کے باغ کی کھجور کٹنے کا وقت آیا تو وہ آنحضرتؐ کے پاس گئے اور آپؐ سے عرض کی یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے تھے اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے تھے، میں چاہتا ہوں کہ آپؐ تشریف لے چلیں تاکہ آپؐ کو قرض خواہ دیکھ لیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تم باغ میں جا کر ہر ایک قسم کی کھجور کا الگ الگ ایک ڈھیر لگاؤ۔ حضرت جابرؓ نے ایسا کرنے کے بعد آپؐ کو بلوا بھیجا، جب قرض خواہوں نے آپؐ کو دیکھا تو اس وقت قرض واپس لینے پر اور ضد کرنے لگے، آپؐ نے قرض خواہوں کو بلایا اور برابر ان کو ماپ ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ حضرت عبداللہؓ بن عمرو کا تمام قرضہ ادا ہو گیا حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں تو اسی پر راضی تھا کہ میرے والد کا پورا قرضہ اللہ ادا کروا دے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ لوٹوں لیکن آنحضرتؐ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے سب ڈھیروں کو جوں کا توں بچا دیا اور جس ڈھیر پر آنحضرتؐ بیٹھے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ احد)

مناقب و فضائل

مکارم و محاسن کے لحاظ سے حضرت عبداللہؓ بن عمرو جلیل القدر صحابہ میں شامل ہیں۔ بنوسلمہ میں اشاعت اسلام کی بہت کوشش کی آپ کے ساتھ آپ کی برادری والوں نے یعنی آل عمرو بن حرام نے اشاعت اسلام میں بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آنحضرتؐ نے فرمایا "جزی اللہ الانصار عنا خیرا الاسیما آل عمرو بن حرام و سعد بن عبادۃ۔" یعنی خدا تعالیٰ تمام انصار کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے خصوصاً آل عمرو بن حرام اور سعد بن عبادہؓ کو۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ حالات عبداللہ بن عمروؓ)

واقعہ احد کے بعد ایک دن آنحضرتؐ حضرت جابرؓ سے ملے۔ حضورؐ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اے جابرؓ آج تم کچھ پریشان اور اداس دکھائی دے رہے ہو۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا حضور میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے تھے اور کافی قرض اور بال بچے چھوڑ گئے ہیں۔ حضورؐ نے فرمانے لگے کیا میں تمہیں یہ خوشخبری نہ سناؤں کہ کس طرح تمہارے والد کی اللہ تعالیٰ کے حضور پذیرائی ہوئی۔ حضرت جابرؓ نے عرض کیا جی حضورؐ ضرور سنائیں اس پر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی سے گفتگو کرتا ہے تو ہمیشہ پس پردہ گفتگو کرتا ہے لیکن تمہارے والد کو اللہ نے زندہ کیا اور اس سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا اے میرے بندے مجھ سے جو مانگنا ہے مانگ میں تجھے دوں گا تو تمہارے والد نے جواباً

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخر

عبدالحلیم سحر صاحب

ربوہ کے بازار

اب ہم آج کے حالات کے مطابق جائزہ لیتے ہیں کہ یہاں کس کس چیز کی کتنی دوکانیں ہیں۔ یہ اعداد و شمار بڑی احتیاط سے اکٹھے کئے گئے ہیں کمی بیشی کا امکان بھی مد نظر رہنا چاہئے خدا کے فضل سے اب ربوہ میں تقریباً ہر محلہ میں کوئی نہ کوئی دکان موجود ہے اب تو دارالنصر غربی شرقی اور وسطی کے مین روڈ پر دورویہ کافی دکانیں کھل چکی ہیں دارالعلوم میں بھی گولبازار کا نقشہ بنا ہوا ہے۔

محتاط اندازے کے مطابق اس وقت ربوہ میں

کریانہ کی 100 کے قریب۔
جنرل سٹور کی 200
ڈش کی 10
بیکرز 11
ہوٹل 20
ٹی اسٹال 15

سبزی اور فروٹ کی 35 دوکانیں ہیں ان میں محلہ جات کی دوکانیں بھی شامل ہیں۔ ریڑھیوں پر سبزی اور پھل بیچنے والوں کی تعداد 25 ہے۔

ربوہ میں کپڑے کی 20
کیمسٹ 10
آئرن سٹور 7
بوٹ ہاؤس 8
ٹیلرز 25
کلینک ایلوپیتھک 11
ہومیو کلینک 15
ڈینٹل 3
جیولرز 13
مشروبات ایجنسی 2 عدد
فوٹو اسٹیٹ مشین 7
فوٹو اسٹوڈیو 7
دواخانے 11
حکماء 19
بینک 6
کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر 3
آپٹیکوز 3
آٹا چکی 20
دفاتر اسٹیٹ لائف 4
الیکٹرک سٹورز 10
ایئر ٹریولز 2
بیوٹی پارلرز 12
پبلک کال آفس 6
پراپرٹی ڈیلرز 13
پولٹری اسٹورز 3
ٹینٹ سروس 5
ریڈیو اینڈ T.V مکینکس 6
ریفریجریشن اینڈ ائر کنڈیشن سروس 4
رینٹ اے کار 16
سائیکل ورکس 30
سپیئر پارٹس 4
سٹمپ میکرز 1
سنگتراش 3
سیمنٹ ایجنسیز اینڈ بلڈنگ میٹیریل 9
سینٹری ورکس 15
ویڈیو سنٹرز 10
کارپینٹرز 20
کرنسی ایکسچینج سنٹرز 3
کشیدہ کاری اینڈ زری ہاؤس 4
کمپوزنگ سنٹرز 5
کھاد و بیج ایجنسی 1
کیپ سٹورز 5
گارمنٹس (بوتیک) 11
گفٹ سنٹرز 4
موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت 3
موٹر سائیکل مکینکس 7
موٹر کار مکینکس 6

غرض یہ کہ خدا کے فضل سے ربوہ میں ہر قسم کی دوکانیں اور سنٹرز کھل چکے ہیں۔

اس طرح مرغی کی 15 دوکانیں
بڑے گوشت کی 15
چھوٹے گوشت کی 7
برتن سٹورز 7
فروٹ چاٹ 5
مٹھائی 20
برف کی 7
موچی 13
سینٹری 15
سپورٹس 3
رنگ سازی 3
کچے برتن 5

اب دوکاندار صاحبان کے چند ایک واقعات تحریر ہیں جن سے ربوہ کے دوکانداروں کی منفرد حیثیت سامنے آئے گی۔

مکرم میجر (ریٹائرڈ) سعید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد صاحب مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم کی دوکان رحمت بازار (غلہ منڈی) میں "سیالکوٹ شاپ" کے نام سے مشہور تھی۔ اس دور کے دوکانداران کے اخلاق اور بزرگی بھی عجیب تھی یہ بڑے پیارے دور کے تربیت یافتہ تھے اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے لیس تھے۔

میجر صاحب بتاتے ہیں کہ والد صاحب کی وفات ہوئی تو گھر افسوس کے لئے لوگ آ جا رہے تھے اس دن 20‘25۔ افراد آئے اور کہنے لگے کہ مکرم چوہدری صاحب کی وفات پر ہمیں انتہائی دکھ ہے ایک فرشتہ زمین سے اٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ وہ میرے والد صاحب ہیں ان لوگوں کا ان سے کیا تعلق ہے جو اس طرح رو رہے ہیں اور تعزیت کرنا چاہتے ہیں میں نے پوچھا تم کون لوگ ہو میرے والد صاحب سے کیا تعلق ہے وہ کہنے لگے آج تو ہمارا باپ فوت ہو گیا ہم اکیلے رہ گئے ان لوگوں نے بتایا (یہ غیر از جماعت لوگ تھے) کہ چوہدری صاحب بڑے سخی، رحم دل اور غریبوں کا بہت خیال رکھنے والے تھے ہم نے دوکان سے آٹا لینے جانا اور پانچ کلو کے لئے کہنا کہ دے دیں تو چوہدری صاحب نے کہنا کہ 6‘7 بچے ہیں اتنا کم آٹا کیا کرو گے ایک دو دن چلے گا ہم نے کہنا کہ چوہدری صاحب پیسے اتنے ہی ہیں کہ پانچ کلو سے زائد خرید نہیں سکتے کیا کریں تب چوہدری صاحب نے کہنا کہ 20 کلو لے جاؤ کچھ دن تو چلے گا پیسوں کی فکر نہ کرو ہوں گے تو دے دینا ورنہ کوئی بات نہیں ہے۔ اور پھر چوہدری صاحب نے کبھی پیسے نہ لینے ہم غریبوں کے تو وہ باپ تھے بہت خیال رکھتے تھے۔

یہ عجیب لوگ تھے کس طرح خوف خدا رکھنے والے یہ بزرگ تھے جو اللہ کی مخلوق سے کتنا پیار کرتے تھے یہ متقی لوگ تھے اپنے کاروبار میں بالکل سولہ آنے کھرے۔ نمازوں کے اوقات میں دوکانیں بند کر کے خدا کے گھر کی طرف روانہ ہو جاتے۔

خاکسار کو یاد ہے کہ جب میں B.A کا طالب علم تھا تو اباجی کی دوکان پر کچھ دیر کے لئے جا کر بیٹھتا تھا اباجی اور تایا جان (قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم قریشی فضل حق صاحب مرحوم) دونوں گولبازار میں اکٹھی دوکان کرتے تھے یہ دونوں بھائی نمازوں کے اوقات کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔

ایک دن نماز عصر میں تقریباً چار یا پانچ منٹ باقی تھے دوکان پر سودا خریدنے تین چار خواتین آئیں اباجی دوکان بند کرنے کی تیاری کر رہے تھے انہوں نے خواتین سے کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اب سودا نماز کے بعد ملے گا۔ خواتین نے کہا کہ قریشی صاحب ابھی دے دیں ہم انتظار نہیں کر سکتیں اباجی نے کہا کہ نہیں پہلے نماز پھر کاروبار۔ عورتوں نے کہا کہ قریشی صاحب 40‘50 روپے کا سامان خریدنا ہے۔ (اس وقت اتنے روپوں کی بہت اہمیت تھی) خواتین نے کہا کہ سامان ہمیں دے دیں ورنہ ہم کسی اور سے خرید لیں گی آپ نے (اباجی) کہا کہ کسی اور سے خرید لیں بہت اچھا ہے۔ میں نے اباجی سے کہا کہ ابھی پانچ منٹ ہیں سودا دے دیں انہوں نے کہا کہ رازق اللہ ہے اس کی عبادت پہلے کاروبار بعد میں غرض دوکان بند کی اور بیت میں چلے گئے چہرے پر اطمینان اور بے غرضی تھی۔ جب نماز کے بعد دوکان کھولی تو دو یا تین منٹ بعد ایک گاہک آیا اور 460 روپے کا سودا خریدا اور چلا گیا۔ اباجان نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ بیٹا دیکھا میرے خدا نے مجھے کئی گنا زیادہ عطا کر دیا ہے یہ حیران کن واقعہ تھا کیونکہ اس زمانے میں دوکان کی کل سیل 400 یا 500 روپے دن میں ہوتی تھی یہ تھے وہ خدا کے برگزیدہ اور پیارے بندے جو صرف اور صرف اس پر توکل کرتے اور عبادت کے وقت خواہ کتنا نقصان ہو جائے بیت کی طرف دوڑتے تھے خاکسار کا ایمان اور توکل اس واقعہ کے بعد اور مضبوط تر ہو گیا۔

تایا جان (قریشی فضل حق صاحب مرحوم) جو بیت المہدی میں امام الصلوٰۃ تھے آپ بھی نمازوں کے پابند اور کاروبار کو کوئی حیثیت نہ دیتے تھے عبادت کو ہمیشہ اول نمبر پر رکھا۔ اسی طرح ان کو دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا ان کی جیب میں چھوٹا سا پاکٹ سائز قرآن کریم ہوتا تھا اور کوئی غیر از جماعت آ جاتے تو ان کا چہرہ پھول کی طرح کھل جاتا۔ دسیوں گاہک بھی آ جاتے لیکن وہ اپنی دعوت الی اللہ میں مصروف ہو جاتے اور گاہکوں کو کہہ دیتے کسی اور دوکان سے جا کر سودا سلف خرید لیں۔

صبح نماز فجر کے بعد دوکان کھول کر قرآن کریم کی پیاری آواز میں تلاوت کرنا ہر نماز سے قبل کاروبار بند کر دینا اور نماز عشاء کے بعد پھر تلاوت کرنا ان لوگوں کا معمول تھا۔

یہاں کاروبار کرنے والوں کی غرض صرف اور صرف اللہ کے میدان میں بے غرض خدمات تھیں کاروبار ثانوی حیثیت رکھتے تھے یہ وہ لوگ تھے جو پیارے امام حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد پر عمل کرنے والے تھے حضرت مسیح موعود سے ایک مرتبہ کسی نے کہا کہ میں تجارت کے لئے قادیان آنا چاہتا ہوں۔

فرمایا "یہ نیت فاسد ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہئے اور اصلاح عاقبت کے لحاظ سے رہنا چاہئے نیت تو یہی ہو اگر پھر اس کے ساتھ ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو تو حرج نہیں اصل مقصد دین ہو نہ دنیا۔ کیا تجارتوں کے لئے دوسرے شہر موزوں نہیں۔ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو جو کچھ حاصل ہو جائے وہ خدا تعالیٰ کا فضل سمجھو۔"

(الحکم 10۔ اگست 1904ء)

ربوہ کا شہر آباد کرنے کے پیچھے بھی یہی غرض نمایاں تھی اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد ہے۔

"ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کا نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہو گا۔"

(الفضل 20۔ اپریل 1949ء)

اللہ کے اس پیارے کی آواز پر اس وقت کے دوکاندار صاحبان نے لبیک کہا اور اپنے کاروبار کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پیدل اور سائیکلوں پر اردگرد کے دیہات میں جاتے اور اللہ کا پیغام پہنچاتے پھر اللہ نے ان کے کاروباروں میں ان کی اولادوں میں برکتیں نازل کیں جس کی مثال نہیں ملتی۔

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بے تاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاہر احمد نسیم صاحب

ہم نے آسمان کو بنایا اور ہم اس میں مسلسل اضافہ کرتے رہتے ہیں (ذاریات)

یہ کائنات وسعت پذیر ہے

نظام شمسی سے مراد سورج اور اس کے گرد گھومنے والے سیارے اور دیگر اجسام ہیں۔ جن کی کل پانچ اقسام ہیں۔ (1) زمین اور اس کی طرح کے آٹھ اور سیارے مع اپنے چالیس عدد سیارچوں یا چاندوں کے (2) سیاروں کی طرح کے بڑے بڑے حجم کے ٹکڑے جنہیں ایسٹرائڈز Asteroids کہا جاتا ہے ایسے ٹکڑوں کا حجم ایک میل سے لے کر 100 میل تک ہو سکتا ہے۔ (3) لوہے اور پتھر کی آمیزش کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو خلا میں جب تک ہوتے ہیں Meteoroids میٹیورائڈز کہلاتے ہیں۔ جب زمین کی فضا میں داخل ہونے سے رگڑ کھا کر جل اٹھتے ہیں تو Meteors یا شہاب ثاقب کہلاتے ہیں اور اگر ان کا کوئی ٹکڑا زمین پر گر پڑے تو Meteorite میٹیورائٹ کہلاتا ہے۔ (4) گرد اور یخ بستہ گیسوں کی آمیزش سے بنے ہوئے دم دار ستارے اور (5) بین السیارہ خلا میں تیرتی رہنے والی گیسوں اور گرد و غبار کے ذرات پر مشتمل آمیزش۔

کائنات کی وسعت

یہ کائنات کتنی وسیع ہے' اس کا اندازہ ہم اپنی زمین کے حوالے سے ہی کر سکتے ہیں۔ یہ اتنی بڑی زمین جس پر اتنے بے شمار شہر دریا ممالک 'سمندر' پہاڑ اور قسم قسم کی بے انتہا مخلوقات پائی جاتی ہیں سورج کے گرد گردش کرنے والے نو عدد طفیلی سیاروں میں سے ایک ہے جو اگر سارے اکٹھے ایک گولے کی شکل میں ملا دیئے جائیں تو بھی سورج ان سے 750 گنا بڑا ہوگا۔ اور ان نو سیاروں میں سے بھی زمین بڑے سیاروں میں شامل نہیں ہے۔ مثلاً اس زمین کے ساتھ کا ہی سورج کے گرد گردش کرنے والا سیارہ مشتری زمین سے گیارہ گنا بڑا ہے اور زمین کے گرد گھومنے والے ایک سیارچے چاند کے مقابل پر مشتری کے گرد 16 چاند گردش کرتے ہیں جبکہ ایک اور سیارے زحل کے گرد 23 چاند گردش کرتے ہیں۔ سورج کے گرد گردش کرنے والے 9 سیاروں میں سے سورج کے قریب ترین سیارہ عطارد ہے جس کا سورج سے اوسط فاصلہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ میل ہے۔ دوسرے نمبر پر سورج سے قریب ترین سیارہ زہرہ ہے جس کا سورج سے اوسط فاصلہ 6 کروڑ 72 لاکھ پچاس ہزار میل ہے۔ تیسرے نمبر پر زمین آتی ہے جس کا سورج سے اوسط فاصلہ نو کروڑ 30 لاکھ میل ہے (اوسط فاصلہ سے مراد ہے کہ ہر سیارہ چونکہ سورج کے گرد گول دائرے میں نہیں گھومتا بلکہ بیضوی مدار میں گھومتا ہے اس لئے اس کا فاصلہ کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم ان دونوں فاصلوں کی اوسط کو اوسط فاصلہ کہا جاتا ہے) سورج کے گرد گردش کرنے والے 9 سیاروں میں سے سب سے دور سیارہ پلوٹو (Pluto) ہے۔ اس کا سورج سے فاصلہ 4۔ ارب ستاون کروڑ بارہ لاکھ میل ہے! آپ کو زمین کی وسعت کے مقابلہ میں دیگر آٹھ سیاروں کے حجم اور زمین کے سورج سے فاصلہ کے مقابل پر دور ترین سیارے کے فاصلہ کا اندازہ ہو گیا جو زمین کے فاصلہ سے 39 گنا دور ہے۔ یہ سورج اور اس کے گرد گردش کرنے والے 9 سیارے مع اپنے چالیس عدد چاندوں کے مل کر ایک فیملی بنتی ہے جس کو نظام شمسی کہتے ہیں۔ اس قسم کے اربوں نظام شمسی اس وسیع کائنات میں پھیلے پڑے ہیں اور ہمارا نظام شمسی ان میں سے نہایت ادنیٰ اور چھوٹا سا نظام شمسی ہے۔ ہمارا سورج زمین سے لاکھوں گنا بڑا اور روشنی اور حرارت کا اتنا طاقتور منبع ہونے کے باوجود کائنات میں موجود اربوں ایسے سورجوں کے مقابل پر اتنا کمزور۔ چھوٹا اور حقیر ہے کہ کائنات کی اس وسیع و عریض فیملی میں اس کا نام "زرد بونا" ہے زرد اپنی طاقت اور روشنی کی کمی کی وجہ سے اور بونا اپنے چھوٹے سے سائز کے اعتبار سے! لیکن اس زرد بونے کے مرکز کا درجہ حرارت آپ جانتے ہیں کیا ہے؟ ڈیڑھ کروڑ درجہ سنٹی گریڈ' جبکہ گیس۔ بجلی یا کوئلوں کی گرم سے گرم بھٹی کا درجہ حرارت چند سو سنٹی گریڈ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ سورج سے 6 کروڑ 72 لاکھ پچاس ہزار میل کے فاصلہ پر واقع زہرہ سیارہ جو سورج سے دوسرے نمبر پر واقع ہے پر سورج سے پہنچنے والے درجہ حرارت کو ہی دیکھ لیں جو 455 درجہ سنٹی گریڈ ہے یعنی زمین پر موجود کسی بھی تنور کے پیٹ سے زیادہ گرم! تو اس قدر بڑے اور طاقتور سورج کا نام دیگر سورجوں کے بالمقابل اگر زرد بونا ہے تو ان بڑے سورجوں کی کیفیت کیا ہوگی؟

کہکشاں

ہمارا نظام شمسی ان ان گنت نظام شمسی میں سے ایک ہے جو اس کائنات میں بکھرے پڑے ہیں اور جس طرح سورج اپنے سیاروں سمیت ایک فیملی ہے اسی طرح یہ سب نظام شمسی مل کر ایک بڑی فیملی بناتے ہیں جس کو کہکشاں کہا جاتا ہے۔ وہ کہکشاں جس کا حصہ ہمارا نظام شمسی ہے اس میں ہمارے سورج جیسے سورجوں کی تعداد ایک کھرب سے بھی زیادہ ہے۔ جس طرح ہمارے نظام شمسی کی شکل گول ہے اسی طرح اس کہکشاں جس کا حصہ ہمارا نظام شمسی ہے کی شکل بھی گول ہے ہم نے سورج اور اس کے سیاروں کے حجم اور باہمی فاصلوں کا کچھ اندازہ میلوں میں کیا۔ یہ حساب کتاب کروڑوں اور اربوں سال کی گنتی میں تھا۔ اب آیئے ذرا اس کہکشاں کی وسعت کا حساب کتاب لگائیں۔ یہ حساب میلوں کی اکائی میں نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اکائی انتہائی چھوٹی ہے اس کے لئے ہمیں نوری سال کی اکائی استعمال کرنی پڑے گی۔ روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو بیاسی میل فی سیکنڈ کے حساب سے سفر کرتی ہے۔ اس رقم کو 60 سے ضرب دیں تو ایک منٹ کا فاصلہ آگیا۔ اس کو پھر 60 سے ضرب دیں تو ایک گھنٹہ کا فاصلہ آگیا۔ پھر اس کو 24 سے ضرب دیں تو ایک دن کی مسافت کا فاصلہ آگیا اور اس کو پھر آگے 365 سے ضرب دیں تو ایک سال میں روشنی جتنے میل سفر کرے گی وہ آگئے۔ اس فاصلہ کو ایک نوری سال کہا جاتا ہے۔ اگر میلوں میں اس کی گنتی کرنا چاہیں تو ہمارے پاس اتنی بڑی گنتی ہی نہیں ہے۔ لہٰذا اس رقم کو اکائی (1) تصور کر کے آگے اس کا حساب لگایا جائے تو ہم کسی حد تک کہکشاں کے حجم اور فاصلوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور ایکس ان گنت کہکشائیں اس کائنات میں پہلے سے موجود ہیں اور آگے مزید نئی کہکشائیں بنتی چلی جا رہی ہیں۔ وہ کہکشاں جس کا حصہ ہمارا نظام شمسی ہے کا قطر ایک لاکھ نوری سال ہے۔ ہمارا نظام شمسی ہماری کہکشاں کے مرکز سے تیس ہزار نوری سال کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جس طرح چاند ہماری زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور ہماری زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے۔ اسی طرح ہمارا سورج مع اپنے 9 سیاروں اور ان سیاروں کے سیارچوں کے اس کہکشاں کے گرد گردش کر رہا ہے اور یہ کہکشاں آگے اپنے سے بڑی کسی کہکشاں کے گرد گردش کر رہی ہے اور ایسا ہی آگے یہ سلسلہ لامتناہی ہے۔ ہماری زمین 365 دنوں میں سورج کے گرد اپنی گردش کا ایک چکر پورا کرتی ہے جبکہ ہمارا نظام شمسی اپنی کہکشاں کے گرد 25 کروڑ سال میں ایک چکر مکمل کرتا ہے! ہمارے سورج کی طرح کہکشاں کے اور بہت سے سورج بھی کسی اپنے نظام شمسی کا مرکز ہیں اور سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے کسی اور نظام شمسی میں بھی ہماری زمین کی طرح کا کوئی سیارہ اپنے سورج سے اتنے فاصلہ پر واقع ہو جہاں سورج کی انتہائی تپش اور خلاء کی انتہائی ٹھنڈک (ان دونوں صورتوں میں زندگی کا وجود ممکن نہیں ہے) کے درمیان کی معتدل درجہ حرارت کی پٹی میں ہماری زمین کی طرح کی زندگی آباد ہو۔ اگر ہم ان لوگوں سے رابطہ پیدا کرنا چاہیں اور انہیں کوئی ریڈیو پیغام زمین سے بھیجیں تو اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچنے میں 100 سال کا عرصہ لگے گا کیونکہ ریڈیو پیغام بجلی کی لہروں کی صورت میں سفر کرتا ہے اور بجلی کی رفتار بھی روشنی کی رفتار ہوتی ہے۔ اور پھر وہاں سے اس پیغام کا جواب ہم تک پہنچنے میں مزید ایک سو سال لگیں گے! یہ ہے صرف اس کہکشاں کی وسعت جس کا ہم حصہ ہیں اور آگے ایسی ان گنت کہکشاؤں اور ان کی وسعت اور ان کے فاصلہ اور ان کی طاقت اور حجم کا اندازہ انسانی تصور سے باہر ہے۔ کیونکہ وہ تو ہماری کہکشاں سے اتنی زیادہ بڑی ہیں کہ ہماری کہکشاں ان کے گرد گھومنے پر مجبور ہے۔ کائنات کی اس وسعت اور اس کے انتہائی اکمل و اعلیٰ نظام کو دیکھیں تو خدا تعالیٰ کی عظمت کا احساس ہوتا ہے کہ وہ ہستی خود کیسی عظیم وارفع واعلیٰ ہوگی جس نے یہ نظام جس کی عظمت و وسعت کو بیان کرنے کے لئے الفاظ موجود ہی نہیں ہیں ایک کن فیکون سے پیدا کر دیا۔ دنیاوی فرعون و ہامان اور نمرود کی حیثیت تو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کم تر ہے جو خود اپنی ذات کو بھی دائمی حفاظت مہیا نہیں کر سکتے اور ہر دم بے بس اور لاچار نظر آتے ہیں۔ پھر انسان کی عقل پر تعجب آتا ہے کہ ایسے قادر و توانا خدا تعالیٰ پر تو حقیقی یقین اس کو نصیب نہیں ہوتا اور بچوں کی طرح چند ٹھیکریاں ہاتھ میں آجائیں تو طاقت کے نشے میں بدحواس ہو جاتا ہے۔

ہمارا سورج

آیئے ان ہوش و حواس کو گم کر دینے والی وسعتوں سے باہر نکلیں اور اپنی چھوٹی سی دنیا میں واپس آئیں جس کا مرکز ہمارا سورج ہے۔ دنیا کی اور بے شمار چیزوں کی طرح جن میں ہر طرح کی مخلوقات اور قوانین قدرت شامل ہیں۔ سورج کی بناوٹ اور بقا میں ایسا توازن نظر آتا ہے کہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ توازن خود بخود ہی پیدا ہو گیا ہو اور کسی اعلیٰ و ارفع ہستی نے خاص قوانین کے تحت اسے پیدا نہ کیا ہو۔ جس طرح پانی اپنی سطح ہموار رکھتا ہے اور ہوا اپنا دباؤ یکساں رکھتی ہے کے قوانین کے تحت ہمارے بے شمار مسائل خود بخود حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تمام اجسام فلکی کی مقناطیسی قوت کے ایک خاص توازن کے نتیجے میں چھوٹے سے چھوٹے ایٹم کے ذرے سے لے کر بڑے سے بڑے ستارے اور کہکشائیں ایک دوسرے کو سہارا دیئے ہوئے ہیں۔ آکسیجن اور کاربن ڈائی اکسائیڈ کے باہمی تبادلہ سے حیواناتی اور نباتاتی زندگی قائم و دائم ہے۔ نائٹروجن کے فضا سے زمین پر آکر مٹی میں مل جانے اور ہر قسم کی زندگی کو خوراک مہیا کرنے کے بعد واپس فضا میں جذب ہو جانے کا ایک متوازن چکر قائم ہے۔ پانی کے بخارات بن کر فضا میں اڑ جانے اور بارش کی صورت میں واپس آجانے میں بے شمار فوائد مضمر ہیں۔ دھاتوں کا مختلف درجہ حرارت پر پھیلنا اور سکڑنا انسان کے لئے نعمت عظمیٰ ہے۔ الغرض کس کس بات کا ذکر کیا جائے۔ خدائے حکیم نے اتنے بے شمار قوانین قدرت بنا دیئے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی انسان کو صلاحیت بھی بخش دی ہے کہ آئے دن نئے سے نیا قانون دریافت ہوتا چلا جاتا ہے اور انسانی زندگی ترقی کی نئی سے نئی منزلیں طے کرتی چلی جاتی ہے۔ سورج کی تخلیق ہائیڈروجن بم کے اصول Fusion کے تحت عمل میں آئی۔ جس طرح ایٹم بم میں Fission کا عمل ہوتا ہے جس میں مادے کے نیوکلیس (Nucleus) یا مرکزے کو توڑ کر فنا کیا جاتا ہے۔ اور جتنا مادہ فنا ہوتا ہے اسی نسبت سے ایٹمی توانائی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کے برعکس دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مادوں کو جب انتہائی شدید درجہ حرارت اور دباؤ پر باہم پیوست کیا جائے تو وہ ایک بن جاتے ہیں لیکن اس عمل میں ان کا کچھ حصہ فنا ہو جاتا ہے جس سے توانائی پیدا ہوتی ہے۔ کائنات کے خلاء میں اتنی زیادہ مقدار میں گیسوں اور غبار کے بڑے بڑے ذخائر معلق ہیں جن کا اندازہ ہماری سوچ اور تصور سے بالاتر ہے۔ جب کوئی ایسا ذخیرہ کسی بہت بڑے سورج سے خارج ہونے والی شدید حرارت کی زد کے اندر واقع ہو تو وہ رفتہ رفتہ شدید حرارت اور دباؤ کے نتیجہ میں سکڑنے لگتا ہے اور اس کے مرکز میں دباؤ بڑھ جانے سے وہ حصہ روشن ہو کر چمکنے لگتا ہے یعنی Fusion کا عمل ہو کر مادہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور بالآخر شدید دباؤ سے مرکز میں نیا سورج بن جاتا ہے اور بیرونی حصے کم دباؤ کے تحت سیاروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو سورج کی طرح کی حرارت اور چمک نہیں رکھتے اور سورج کے مقناطیسی اثر کے تحت اس کے گرد گھومنے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح کائنات کی وسعتوں میں موجود بے انتہا گیسوں اور گرد کے ذخائر کے خام مال سے نت نئے ستارے اور نظام شمسی وجود میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سورج بننے کا عمل تو ان گیسوں کے مرکز میں دباؤ کے ذریعہ سکڑنے اور مجتمع ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوا تھا۔ پھر وہ عمل رک کیوں گیا اور سورج چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہیں ہوتا چلا جاتا؟ اس کا جواب وہی کائنات میں خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ توازن ہے۔ سورج کے مرکز میں مجتمع ہونے والا دباؤ بالآخر اتنا شدید ہو گیا کہ اس نے مرکز سے باہر کی طرف دباؤ ڈالنا شروع کر دیا اور اس طرح باہر سے اندر کا Fusion کے عمل سے پیدا ہونے والا شدید دباؤ جس کی وجہ سے سورج میں Hydronuclear توانائی پیدا ہو رہی ہے جو ہائیڈروجن بم میں پیدا ہونے والی توانائی کا مرکزی اصول ہے اور اندر سے باہر کی طرف گیسوں کے پھیلنے کا عمل اتنے متوازن ہو گئے کہ سورج اپنے سائز کے لحاظ سے ایک جگہ پر آ کر ٹھہر گیا ہے۔ اب اس کے مزید چھوٹا ہونے کا تو امکان نہیں ہے۔ البتہ سائنسدان یہ ضرور کہتے ہیں کہ اندر سے باہر کی طرف پیدا ہونے والے گیسوں کے دباؤ کے نتیجے میں جو Solar Flares پیدا ہوتے رہتے ہیں یعنی شدید حرارت اور توانائی کے ابال جن کی وجہ سے کسی آتش فشاں پہاڑ کی طرح مگر اس سے لاکھوں گنا طاقت والے بھڑکاؤ سورج کی سطح سے اوپر کی طرف کو بلند ہوتے ہیں جو بیس ہزار میل کی بلندی تک جا پہنچتے ہیں جبکہ ان سے نکلنے والی ہیلیم (Helium) گیس پانچ لاکھ میل بلند ہوتی ہے اور اس طرح سورج میں پیدا ہونے والی حد سے زیادہ توانائی خارج ہو جاتی ہے تو ایک وقت ایسا آسکتا ہے کہ یہ توانائی اتنی شدید ہو جائے کہ اس کے نتیجہ میں زمین پر درجہ حرارت بے انتہا بڑھ جائے اور یوں زمین سے ہر قسم کی زندگی کا بالکل خاتمہ ہو جائے اور یہ تصور اخروی قیامت کے تصور سے ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں سورج خود بھی فنا ہو سکتا ہے یا اس کے حجم اور توانائی میں تبدیلی آسکتی ہے یا ایک لمبے عرصہ کے بعد وہ موجودہ حالت میں واپس آسکتا ہے اور یوں زمین پر نئے سرے سے زندگی کا آغاز ہو سکتا ہے۔

❁ واقفینِ نو کی تصاویر ❁ درخواستِ دُعا کے ساتھ ❁

ندیم احمد ولد سعید احمد صاحب
کھرڑیانوالہ
ضلع فیصل آباد

تصور احمد ابن حافظ مظفر احمد ربوہ

ملک حسان احمد ابن ملک مولاداد صاحب لاہور

عاقب محمود ابن طاہر احمد ربوہ

عبدالرافع
ولد عبدالقادر صاحب
جھنگ صدر

دانیال عارف
ابن محمد عارف شیخ صاحب
شیخوپورہ شہر

راشد احمد ولد ظفر احمد ظفر ربوہ

مدثر احمد ابن مظفر احمد ربوہ

رضوان اللہ
ولد نعیم اللہ خان ملی صاحب
ربوہ

بقیہ صفحہ 3

عرض کیا اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے زندہ کر کے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تا کہ تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میں یہ قانون نافذ کر چکا ہوں کہ کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں نہیں لوٹاؤں گا۔ تب تمہارے والد نے عرض کی کہ پھر میری نسبت کچھ ذکر دنیا میں بھیج دیجئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل ہوئے ان کو مردہ مت سمجھو کیونکہ درحقیقت وہ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور رزق دیئے جاتے ہیں۔"

(جامع ترمذی کتاب التفسیر سورۃ آل عمران)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو کی زندگی کا بہت تھوڑا حصہ دین اسلام کی خدمت میں گزرا لیکن اس کے باوجود بھی ان کو یہ فخر حاصل ہے کہ ان کی تھوڑی سی زندگی کے بعد آج تک ان کا نام زندہ ہے اور تاابد زندہ رہے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زیارت مرکز واقفین نو۔

گوجرانوالہ شہر

○ سول لائن گوجرانوالہ شہر سے 186 افراد پر مشتمل ایک وفد زیارت مرکز کے لئے 9 اور 10۔ نومبر 99ء کو ربوہ آیا۔ اس وفد میں 38۔ واقفین نو 8۔ دیگر اطفال، 24۔ خواتین اور 16۔ مرد حضرات شامل تھے۔ وفد نے ربوہ کی زیارت کے دوران محترم حافظ مظفر احمد صاحب، ملک منور احمد جاوید صاحب، مبشر احمد صاحب کاہلوں اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان سے بھی ملاقات کی۔ 10۔ نومبر کی سہ پہر 4 بجے وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے ربوہ سے واپس گوجرانوالہ روانہ ہوا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا کی سب سے چھوٹی صاحبزادی محترمہ قرۃ العین نازیہ ہادی صاحبہ کا نکاح مکرم عاصم بلال صاحب ابن مکرم احسان الحق صاحب آف کراچی سے بعوض بیس ہزار ڈالر طے پایا۔ 8۔ اکتوبر 1999ء کو نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال کراچی میں مکرم مولانا سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے اس نکاح کا اعلان فرمایا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

محترمہ قرۃ العین نازیہ ہادی صاحبہ مکرم ولایت حسین صاحب مرحوم آف ربوہ کی پوتی ہیں۔ دولہا اور دلہن مکرم ڈاکٹر محمد احتشام الحق صاحب مرحوم' امیر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ' سندھ کے نواسے اور نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں خوشیوں اور مسرتوں سے معمور زندگی نصیب کرے۔ آمین۔

تقریب شادی

○ مکرم لئیق نصیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام قادر صاحب رحمان کالونی دارالعلوم غربی ربوہ حال Vancouver (ونکوور) کینیڈا کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ سارہ سحر صاحبہ بنت چوہدری محمد امجد صاحب جمیل سابق قائد علاقہ فیصل آباد حال صدر حلقہ مسلم پارک فیصل آباد مورخہ 99-11-10 کو منروا کلب فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ لئیق نصیر احمد صاحب مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار تلونڈی جھنگلاں کے پوتے اور مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب زیلدار آف چوہدری والا کے نواسے ہیں۔

اسی طرح سارہ سحرہ صاحبہ چوہدری محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک چھمرہ کی پوتی اور چوہدری عبدالرحیم صاحب کی پڑپوتی ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد قمر صاحب مربی ضلع وہاڑی لکھتے ہیں کہ مکرم پروفیسر میاں محمد اشرف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی مورخہ 99-11-21 سے ایک سخت تکلیف دہ پھوڑے نیز بخار اور کھانسی کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات نے "سائنسی میلہ" میں شرکت کی۔ یہ سائنسی نمائش انجینئرنگ یونیورسٹی میں منعقد ہوئی۔ کالج کی طالبات عزیزہ صدف عابد اور عزیزہ ماریہ نے سائنس ماڈل کے مقابلہ میں دوئم انعام حاصل کیا۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سرگودھا کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ادبی مقابلہ جات میں عزیزہ فتح مبین نے پنجابی مباحثہ میں دوئم پوزیشن حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کارخانہ بازار فیصل آباد کے ادبی مقابلوں میں' عزیزہ فتح مبین نے مقابلہ نعت میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ مقابلہ اردو مباحثہ میں عزیزہ ریحانہ روحی نے انعام حوصلہ افزائی اور عزیزہ فتح مبین نے مقابلہ مشاعرہ میں انعام خصوصی حاصل کیا۔ دعا کی درخواست ہے' کہ یہ کامیابیاں کالج کے لئے بابرکت ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ مزید اعزازت سے نوازے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

تحفہ

○ امریکہ سے محمد ابراہیم صاحب نے محمد اسماعیل آڈو صاحب المعروف بڑا بچہ کے لئے ایک تحفہ بھجوایا۔ جو حضور انور نے آڈو صاحب کو دے دیا۔

○ عزیزم رضوان احمد المعروف موٹا بچہ نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے معروف کلام "مرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں" کے چند اشعار سنائے۔

لطائف

○ ایک جرنلسٹ سے اس کی بیوی نے پوچھا کہ آپ کے ساتھیوں میں سے آپ کا اصل دوست کون سا ہے

اس نے جواب دیا۔ اصل دوست کا پتہ تو اس وقت چلے گا جب میں ریٹائرڈ ہو جاؤں گا۔

○ استاد نے شاگرد سے کہا Dead Sea کے متعلق کیا جانتے ہو شاگرد نے کہا واقعتہً مجھے پتہ نہیں تھا کہ وہ بیمار ہے مجھے تو بیماری کا علم نہیں مرنے کا کیا پتہ۔

اب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو میں اناللہ ہی پڑھ سکتا ہوں۔

○ ایک استاد نے لڑکے سے پوچھا سوئس رول کیسے بناؤ گے اس نے کہا سوئس کو پہاڑی پر سے دھکا دوں گا۔ نیچے آتے آتے سوئس رول بن جائے گا۔

عالمی خبریں عالمی ذرائع ابلاغ سے

یورپ کا امریکی برتری تسلیم کرنے سے انکار

امریکی میزائیل شکن نظام اور یورپی فوجی اتحاد کے مسئلے پر نیٹو کے اجلاس کے دوران یورپ نے امریکی برتری تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سوویت یونین کے ساتھ سرد جنگ کے خاتمے کے دس سال بعد وفادار یورپی ممالک نے اپنے مفادات کو امریکی عینک سے دیکھنے سے انکار کر دیا۔ امریکی بحیثیت عالمی طاقت چودھراہٹ کو اس موقع پر کھلے بندوں چیلنج کر دیا گیا۔ یورپی ممالک نے میزائیل شکن نظام کی تیاری کے لئے یہ امریکی موقف تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ عراق' ایران اور شمالی کوریا کے میزائیلوں سے امریکہ کے ساتھ یورپ بھی اتنا ہی غیر محفوظ ہے نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ یورپ میں 20 لاکھ مسلح فوجی ہیں لیکن پھر بھی کوسووو میں کارروائی کے لئے امریکی افواج کو بلانا پڑا۔ امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے تجویز کیا کہ یورپ اپنی متحدہ فوج بنائے لیکن یہ نیٹو کی سرکردگی میں ہو۔

فرانس کے صدر کا امیدوار ہار گیا

فرانس کے صدر جیکوئس شیراک کے نامزد کردہ امیدوار کو گالسٹ پارٹی میں پارٹی عہدہ کے لئے ایک غیر معروف امیدوار نے جسے صدر کی حمایت حاصل نہ تھی بھاری اکثریت سے ہرا دیا۔

لیبیا سے پابندیاں نہیں ہٹائیں گے

امریکہ نے کہا کہ اقوام متحدہ کی شرائط پوری ہونے تک لیبیا سے پابندیاں نہیں ہٹائیں گے۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے ہم لیبیا کے عملی اقدامات پر برابر توجہ رکھیں گے۔ اٹلی اور دوسرے اتحادیوں کو خالی بیانات پر نہیں بلکہ لیبیا کے اعمال پر توجہ دینی چاہئے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ امریکہ لیبیا کے اقدامات کی قدر کرتا ہے لیکن اس سے ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوتے۔ ہم لیبیا کی آئل انڈسٹری میں غیر ملکی سرمایہ کاری پر بھی نظر رکھیں گے۔

متحدہ قبرص بنانے کے لئے امریکی حمایت

امریکہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی ان کوششوں کی حمایت کر دی ہے جو وہ قبرص کو دوبارہ متحدہ کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ دونوں قبرص 25 سال سے علیحدہ ہیں۔ ترک قبرص ترکی کے زیر اثر ہے جبکہ یونانی قبرص یونان کے زیر اثر ہے۔

بنکاک میں آئل ریفائنری میں آگ

بنکاک (تھائی لینڈ) میں آئل ریفائنری کو آگ لگ جانے سے دو۔ افراد ہلاک اور 13۔ زخمی ہو گئے پورے شہر پر دھوئیں کے بادل چھا گئے۔ سینکڑوں افراد نے گھربار چھوڑ کر محفوظ جگہوں پر پناہ لے لی۔

وائی ٹو کے امریکی خفیہ ادارے چوکس

کمپیوٹر کی عالمی خرابی وائی ٹو کے' کے پیش نظر امریکی خفیہ ادارے ایف بی آئی اور امریکہ کی محکمہ دفاع پینٹاگون کے حکام کو ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ ایف بی آئی نے اپنے ہیڈ کوارٹر اور ذیلی دفاتر میں قائم سسٹم کی چوبیس گھنٹے نگرانی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چوری کرنے والے سب سے زیادہ پینٹاگان کے کمپیوٹروں سے راز چراتے ہیں۔

سپین میں علیحدگی پسندوں کا خطرہ

سپین کے علیحدگی پسند صوبے باسک کے مسلح افراد نے یکطرفہ طور پر جنگ بندی ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ علیحدگی پسند صوبے باسک کی آزادی کا مطالبہ کرنے والا ای ٹی اے گروپ 1968ء سے 800۔ افراد کو ہلاک کر چکا ہے۔ ای ٹی اے کی طرف سے جنگ بندی کے خاتمے کے اعلان کے بعد سپین میں امن کے حق میں زبردست مظاہرے ہوئے۔

اٹلی میں آبادی کم ہونے سے خطرناک صورت حال

اٹلی میں آبادی کم ہونے سے صورت حال خطرناک ہو رہی ہے۔ جنوبی اٹلی کے قصبے داستوگراروی کی آبادی میں اضافہ نہ ہونے سے سکول ویران ہونا شروع ہو گئے۔ یہ صورت حال خطرناک قرار دے دی گئی ہے۔ شادی نہ کرنے والوں پر کنوارہ ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔

دہشت گردی کو تحفظ نہیں دیں گے

لیبیا کے صدر معمر القذافی نے اٹلی کو یقین دہانی کرائی ہے کہ لیبیا دہشت گردوں کو تحفظ نہیں دے گا۔ اٹلی آئندہ لیبیا اور یورپ کے درمیان باہمی رابطے کے لئے پل کا کردار ادا کرے گا۔

آچے میں ریفرنڈم کرایا جائے

انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کی طرف سے قائم کردہ 50 رکنی پارلیمانی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ آچے میں خود مختاری کے لئے ریفرنڈم کرایا جائے۔ تاہم صوبے کو مکمل آزادی دینے کا فیصلہ حکومت اور پارلیمنٹ کرے گی۔ مسلم اکثریتی صوبے آچے میں 1975ء سے علیحدگی پسندی کی تحریک جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مشرقی تیمور کی آزادی کے بعد علیحدگی پسند زیادہ متحرک ہو چکے ہیں۔

عسکریت پسندوں کے اڈے ختم کرکے دم لیں گے

روسی وزیراعظم نے امریکی رسالے ٹائمز میں ایک مضمون میں لکھا ہے کہ روس چیچنیا میں عسکریت پسندوں کے اڈے ختم کرکے دم لے گا۔ روس کو عسکریت پسندی سے بچانے کے لئے چیچنیا میں موجود عالمی عسکریت پسندوں کے تمام ٹھکانے ختم کرنے ضروری ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 4۔ دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 12 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 سنٹی گریڈ
سوموار 6 دسمبر غروب آفتاب۔ 5-06
منگل 7۔ دسمبر طلوع فجر۔ 5-26
منگل 7۔ دسمبر طلوع آفتاب 6-52

ڈاکٹر محمد یعقوب مستعفی ہوگئے

نیشنل سیکیورٹی کونسل کے رکن اور سٹیٹ بینک کے سابق گورنر ڈاکٹر یعقوب مستعفی ہوگئے ہیں ان کو مسلسل تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ وہ زیادہ دیر تک اپنی پوزیشن کا دفاع نہیں کر سکیں گے۔ وہ ماضی کی سول حکومتوں کی کئی پالیسیوں کے شریک رہے۔ فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کرنے کے فیصلے پر ان کی ذات متنازعہ ہو چکی تھی۔ جنرل مشرف کی حکومت سے مستعفی ہونے والے وہ پہلے شخص ہیں۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ ڈاکٹر یعقوب کا استعفیٰ جنرل مشرف کی حکومت کے لئے بڑا دھچکا ہے۔ وائس امریکہ نے کہا ہے کہ استعفیٰ کی وجوہات سامنے نہیں آسکیں۔

40 بچوں کے قتل کی تصدیق ہوگئی

لاہور میں ایک جنونی قاتل کے ہاتھوں 40 بچوں کے قتل کی تصدیق ہوگئی ہے۔ بلکہ اس قاتل نے جو تحریریں چھوڑی ہیں اس کی رو سے اس نے 100 بچوں کو قتل کیا۔ اس نے بچوں کے مکمل کوائف اپنی ڈائری میں لکھ کر رکھے ہوئے تھے۔ تھانہ راوی روڈ میں مقتول بچوں کے کپڑوں اور جوتوں سے ان کے والدین نے اپنے جگر گوشوں کی شناخت کرلی۔

ملک بھر میں کہرام مچ گیا

100 بچوں کے جنونی قاتل کے ذریعے قتل ہونے سے ملک بھر میں کہرام مچ گیا ہے۔ والدین نے بچوں کو سکول بھیجنا بند کر دیا۔ تھانہ راوی روڈ اور جائے وقوعہ پر انتہائی دلدوز مناظر دیکھنے میں آئے۔ کئی مائیں اپنے جگر گوشوں کے کپڑے پہچان کر فرط غم سے بے ہوش ہوگئیں۔ یہ دردناک واقعہ سن کر فوج بھی حرکت میں آگئی ہے۔ خصوصی ٹیمیں بنادی گئی ہیں۔ قاتل کے 6 ساتھی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ گورنر نے تھانے سے رپورٹ طلب کرلی ہے مقتولین کی تعداد میں اضافے کا خطرہ ہے۔ ملزم کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔ پنجاب بھر کی ناکہ بندی کرلی گئی۔

ملزم نے خودکشی نہیں کی؟

ڈی آئی جی لاہور نے کہا ہے کہ قاتل بہت ذہین ہے اس نے خودکشی نہیں کی وہ کہیں چھپا ہوا ہے۔ دریائے راوی میں کئی گھنٹے غوط خور تلاش کرتے رہے مگر کوئی لاش نہیں ملی۔ یاد رہے کہ ملزم نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ وہ دریائے راوی میں کود کر خودکشی کرنے جارہا ہے۔ سول ڈیفنس کے تجربہ کار غوط خوروں نے دریائے راوی کے پانچوں پلوں کے قریب اور دیگر مقامات پر لاش تلاش کی مگر ناکام رہے۔

پولیس افسروں کو عبرت کا نشان بنادیں گے

گورنر پنجاب نے 100 بچوں کے قتل کے واقعہ پر کہا ہے کہ غفلت کے مرتکب پولیس افسروں کو عبرت کا نشان بنادیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں واقعہ کو بذات خود چیک کروں گا پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو فری ہینڈ دے دیا گیا۔

جنرل مشرف کے والد سپرد خاک

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے والد سید مشرف الدین کو گذشتہ روز راولپنڈی کے عسکری قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ صدر مملکت، گورنروں، اعلیٰ سول و فوجی حکام، معطل وزراء، اراکین پارلیمنٹ سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جنرل مشرف نے اپنے والد کی میت کو کندھا دیا اور اشکبار آنکھوں سے لحد میں اتارا۔

شریف فیملی کے مردوں کی گرفتاری کا حکم نامہ دکھائیں

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس راشد عزیز کی سربراہی میں پانچ رکنی فل بنچ نے میاں شریف کے خاندان کے مردوں کی نظربندی کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت کرتے ہوئے حکومت کا یہ موقف ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ عدالتیں چیف ایگزیکٹو کے احکامات کا عدالتی جائزہ لینے کی مجاز نہیں۔ فاضل عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ کوئی عام حکم آئین پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ شریف فیملی کے گرفتار افراد کی ان کے وکلاء سے ملاقات کروائی جائے۔ حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ گرفتار افراد کو احتساب بیورو کے چیئرمین کے حکم کے بغیر رہا نہیں کیا جاسکتا۔ فاضل عدالت نے استفسار کیا کہ چیئرمین کس اختیار کے تحت یہ حکم جاری کر سکتا ہے؟ فاضل عدالت نے کہا کہ وہ حکم دکھائیں جس کے تحت شریف فیملی کے افراد کو حراست میں رکھا جارہا ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے جواب دیا کہ اس حکم کی ضرورت نہیں۔ کیس کی سماعت اب 9۔ دسمبر تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

وکیل صفائی کی ججوں سے جھڑپ

فاضل عدالت نے شریف فیملی کے افراد کی نظربندی کا کیس نو دسمبر تک ملتوی کیا تو وکیل صفائی نے کہا کہ یہ اہم نوعیت کا مقدمہ ہے۔ سماعت کم عرصہ کے لئے ملتوی کی جائے اور پھر روزانہ جاری رکھی جائے۔ جب عدالت نے 9۔ دسمبر کی تاریخ دی تو وکیل صفائی نے کہا کہ اگلے سال تک ملتوی کر دیں!

جنرل مشرف کا ایران و بحرین کا دورہ

جنرل پرویز مشرف آٹھ دسمبر کو ایران اور بحرین کا دورہ کریں گے۔ یہ دورہ دو دن کا ہوگا۔

طیارہ کیس کی نئی عدالت

طیارہ کیس کی سماعت کے لئے نئی عدالت بنادی گئی ہے۔ اب اس کیس کی سماعت سندھ ہائی کورٹ کا کوئی جج کرے گا۔ حکومت نے ابھی تک سماعت کرنے والے جج کا نام نہیں دیا۔ جج کا تقرر سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کریں گے۔ حکومت نے کہا ہے کہ اس اقدام کا مقصد مقدمے کی سماعت کو اور زیادہ شفاف بنانا ہے اب مقدمے کا چالان اگلے ہفتے پیش کیا جائے گا۔ انسداد دہشت گردی آرڈیننس میں ترمیم کرکے خصوصی عدالتوں کے دائرہ سماعت کو وسیع کر دیا گیا۔

چینی فروخت کرکے 50 کروڑ کمائے

شریف خاندان نے بھارت کو چینی فروخت کرکے 50 کروڑ کمائے۔ شریف خاندان نے سب سے زیادہ یعنی 9602 ٹن چینی برآمد کی۔ پاکستانی شہریوں کو ساڑھے تین ارب سبسڈی کے طور پر بھارتی صارفین کو دینے پڑے۔

ملیحہ لودھی کا نوٹیفیکیشن جاری

امریکہ میں سفیر کے طور پر کام کرنے کے لئے ڈاکٹر ملیحہ لودھی کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ وہ اس سے قبل بے نظیر بھٹو کے دور میں امریکہ میں سفیر مقرر کی گئی تھیں۔ وہ بے نظیر بھٹو کی قریبی سہیلی شمار ہوتی ہیں۔

ٹریڈنگ کارپوریشن کپاس نہیں خرید رہی

کسان بورڈ پاکستان نے الزام لگایا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کی واضح ہدایات کے باوجود ٹریڈنگ کارپوریشن کسانوں سے کپاس نہیں خرید رہی۔

15 لاکھ سر کی قیمت والا دہشت گرد گرفتار

ڈیرہ غازی خان کی جیل توڑ کر فرار ہونے والا دہشت گرد راحیل جس کے سر کی قیمت 15 لاکھ روپے رکھی گئی تھی گرفتار کرلیا گیا۔

شیخ رشید کی بیوی ہونے کی دعویدار

سابق وفاقی وزیر شیخ رشید کی بیوی ہونے کی دعویدار سعودی خاتون شہناز طاہر القادری کے ہمراہ منظر عام پر آگئی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ شیخ رشید نے مئی 96ء میں امریکہ میں مجھ سے شادی کی تھی۔

سیاستدانوں کے باہمی رابطے

بحالی جمہوریت کے لئے پیپلز پارٹی مسلم لیگ ایم کیو ایم اور اے این پی کے سیاستدان ایک دوسرے سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ بے نظیر بھٹو نے اپنی پارٹی کے ارکان کو بحالی جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کی والدہ نے اپنے شوہر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے وصال کے بعد تمام عمر بڑے صبر اور وفا سے یتیم بچوں کی پرورش کی اور امتیاز باجوہ مرحوم ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ اس عمر میں ان کے لئے یہ صدمہ بہت صبر آزما ہے ان کو بھی احباب اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

DOCTORS / DEALERS
AVAIL LOW PRICES
X-RAY 100MA, 200MA, 300 MA, 500 MA, ECG, ETT, CARDIAC MONITOR / DEFIBS. PULSE OXIMETERS, MICROSCOPES NIKON JAPAN ALL HOSPITAL AND LAB. EQUIPMENTS AOTOMATIC AIR MATTRESS FOR BED-SORE PATIENT
IMS
21- Bank Sqr Model Town Lahore.
Tel & FAX 042-5865976 Mob: 0300 400852

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61